سوال

(20) گستاخ رسول ﷺ فی الفور واجب القتل ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اصغر مسیح بن باغ مسیحی کے ساتھ اسلام کی حقانیت کے حوالہ سے بات کی اور اس کو قبول اسلام کی دعوت دی، اس نے مجھے کہا: ختم نبوت کو تسلیم کرنے کی دعوت دے رہے ہو وہ بھی کوئی نبی ہے؟ جس کی لاش بغیر جنازہ تین دن پڑی رہی، اس کے بعد اس کو بانسوں دھکیل کر گڑھے کے اندر دبا دیا گیا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) مذکورہ شخص کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا، اب عیسائی پادریوں کے وفود اس شرط پر اس کی معافی کے لیے آ رہے ہیں کہ وہ یہ گاؤں ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے گا۔ کیا ہم قرآن وسنت کی روشنی میں مذکورہ شرط پر اصغر مسیحی کو معافی دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ جو شخص چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، حربی ہو یا ذمی، رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے یا آپ کی تنقیص کرتا ہے آپ کی جلالت قدر کی تحقیر کرتا ہے، آپ کی شان کا مذاق اڑاتا ہے، آپ کی شان ذی شان کی گستاخ کرتا ہے یا آپ کی سیرت طیبہ کے کسی گوشے کو ہدف تنقید ٹھہراتا ہے، غرضیکہ آپ کے بارے میں توہین آمیز رویہ اختیار کرتا ہے اور ہرزہ سرائی کا مرتکب ہوتا تو ایسا بدبخت انسان ننگا چٹا کافر، مرتد اور زندیق اور توبہ کی مہلت دیئے بغیر واجب القتل ہے اور اسلامی حکومت کا اولین فرض ہے کہ فی الفور اس کا سر قلم کر دے، جمہور علماء امت اور ماہرین شریعت کا اس پر اجماع ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ تصریح فرماتے ہیں:

أن من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مسلم أو کافر فإنہ یجب قتلہ
ہذا مذہب علیہ عامة أہل العلم قال ابن المنذر: "أجمع عوام أہل العلم علی أن حد من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم القتل" وممن قالہ مالک واللیث وأحمد وإسحاق وہو مذہب الشافعی قال: "وحکی عن النعمان لا یقتل "یعنی الذي ہم علیہ من الشرک أعظم وقد حکی أبو بکر الفارسی من أصحاب الشافعی إجماع المسلمین علی أن حد من یسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم القتلوقال محمد بن سحنون أجمع العلماء علی ان شاتم النبی المتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ لہ وحکمہ عند الامة القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر (الصارم المسلول ص 4)

تمام اہل علم کا مذہب اور فتوی ہے کہ جو شخص خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی (جیسے عیسائی، یہودی اور مجوسی وغیرہ) ہو رسول اللہ ﷺ کو گالی بکتا ہے اس کو (توبہ کی مہلت دیئے بغیر) قتل کر دینا شرعاً واجب ہے۔ امام ابن منذر فرماتے ہیں کہ تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کرتا ہے اس کی حد قتل کرنا ہی ہے امام مالک، امام

لیث، امام احمد اور امام اسحق رحمہم اللہ نے بھی اسی بات کو اختیار کیا ہے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے۔

ابوبکر فاسی (جن کا شمار ائمہ شوافع میں ہے) نے اپنی کتاب ''الاجماع'' میں نقل کیا ہے کہ شاتم رسول اللہ ﷺ کی حد بیان کرتے ہوئے الشیخ محمد بن سحنون مصری نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کے لیے شریعت میں سخت ترین سزا کی وعید وارد ہے، امت مسلمہ کے نزدیک اس کا شرعی حکم ہی قتل ہی ہے جو آدمی ایسے بد نصیب کے کفر اور اس کے لیے عذاب میں شک وشبہ کا اظہار کرے وہ بھی کافر ہے۔

امام احمد بن حنبل توضیح فرماتے ہیں:

کل من شتم النبی ﷺ او تنقصه مسلما کان او کافرا فعلیه القتل واری ان یقتل ولا یستاب. (الصارم المسلول ص 5)

کہ جو آدمی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، اگر وہ نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے یا ان کی تنقیص کرتا ہے، اس کا سر قلم کردینا واجب ہے اور میری (احمد کی) رائے تو یہ ہے کہ اس کو توبہ کا موقع نہ دیا جائے بلکہ فی الفور اس کی گردان اڑادی جائے۔

علامہ شامی حنفی رقم طراز ہیں:

وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة إلاجماعة من تکررت ردته علی ما مر والکافر بسب نبی من الأنبیاء فإنه یقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا (ردالمحتار ج 4 ص 221)

ہر وہ مسلمان جو مرتد ہوجاتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے مگر وہ ٹولہ جن کا ارتداد مکرر (بار بار) ہو ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی، اور جو آدمی انبیاء میں سے کسی ایک نبی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہوجائے اس کا سر قلم کردیا جائے گا اور کسی حالت میں بھی اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، احمد بن حنبل، ابن نجیم مصری اور علامہ شامی حنفی جیسے فقہائے اسلام کی ان تصریحات سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا اور آپ ﷺ کی توہین و تنقیص کرنا اور آپ کا مذاق اڑانا اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے کسی گوشہ کو ہدف تنقید بنانا وغیرہ اور آپ کی نعش مبارک کو متعلق گستاخی آمیز جملے بکنا وغیرہ اتنا سنگین جرم ہے اگر بالغرض کوئی نشئی شخص بھی رسول اللہ ﷺ کو گالی دے گا یا آپ ﷺ کی توہین یا آپ کو حقیر سمجھے گا تو اس کا بھی سر قلم کردیا جائے گا جیسا کہ فقیہ شامی لکھتے ہیں: وفی الاشباہ والنظائر لا تصح ردة السکران الا الردة لسب النبی ﷺ فانه یقتل ولا یعفی عنه. (ردالمختار ج 4 ص 224)

اشباہ میں ہے کہ نشہ میں دھت آدمی کے ارتداد کا اعتبار نہیں تاہم اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے کی وجہ سے مرتد ہوجاتا ہے تو اس کو قتل کردیا جائے گا اور اس کے جرم کے معاف نہیں کیا جائے گا۔

ینتقض عهد الذمة بالامتناع عن الجزیة او ذکر اللہ او رسوله او کتابه او دینه بسوء فان ہذا ضرر یعم المسلمین فی انفسهم اعراضهم واموالهم واخلاقهم و دینهم. (فقہ السنة ج 3 ص 73)

ذمی آدمی (جیسے یہ مسیحی) جزیہ دے دینے سے رک جائے یا قاضی اسلام کے حکم کی پابندی نہ کرے یا کسی مسلمان کو قتل کردے یا اس کو دینی فتنہ میں مبتلا کردے یا مسلمان عورت سے زنا کرے یا اس کے ساتھ نکاح کرلے یا لواطت کا مرتکب ہوجائے یا ڈاکہ ڈالے یا مسلمانوں کی جاسوسی کرے یا کسی جاسوس کو پناہ دے یا اللہ کو یا اس کے رسول ﷺ کو قرآن مجید کو یا دین اسلام کو برے الفاظ کے ساتھ یاد کرے تو ان صورتوں میں اس کا عہدہ ذمہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ ان تمام جرائم کا عمومی نقصان تمام مسلمانوں کے مال وجان وآبرو اخلاق اور دین کو پہنچتا ہے۔

الشیخ الموصوف لکھتے ہیں:

قیل لابن عمر رضی اللہ عنہ ان راھبا یشتم النبی ﷺ فقال لو سمعتہ لقتلتہ انا لمن نعطیہ الامان علی ہذا (فقہ السنۃ ج3 ص73)

حضرت عبداللہ بن عمر کو یہ اطلاع دی گئی کہ فلاں راہب رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے تو آپ نے فرمایا: اگر میں اس کو گالی دیتے ہوئے سن لیتا تو میں اس کی گردن ماردیتا کہ ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے کی کےلیے پناہ نہیں دی۔

الشیخ موصوف ایسے بدبخت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

واذا تنقص عہدہ کان حکمہ حکم الاسیر فان اسلم حرم قتلہ لان الاسلام یہدم ماقبلہ ۔(فقہ السنۃ ج3 ص73)

جب ذمی کا عہد ذمہ ٹوٹ جائے تو یہ ذمہ قیدی کا حکم میں ہوگا اگر وہ اپنے جرم کی تلافی کےلیے مسلمان ہوجائے تو اس کو قتل کرنا حرام ہے کیونکہ اسلام ماقبل کے گناہوں اور جرائم کو ختم کردیتا ہے ورنہ اس کو قتل کردیا جائے گا اور اس کی توبہ کی مہلت نہیں دی جائے گی۔

اس طویل بحث وکرید کے مطابق یہ مسیحی شخص تو مہلت دیے بغیر واجب القتل ہے، الا یہ کہ وہ اسلام قبول کرلے مگر آپ یہ خوب جانتا ہے کہ جنرل پرویز مشرف صاحب کی سوچ اور فکر ونظر کی پٹڑی امریکہ اور برطانیہ سے چارج ہوتی ہے اور اس کی اسلام گریز پالیسیوں کی وجہ سے اس مسلمان ملک میں طاغوتی قوانین نافذ ہیں لہذا ہماری عدالتیں ایسے گستاخ رسول ﷺ کو سزائے موت تو سنا سکتی ہے مگر اس پر عمل نہیں کراسکتیں، اس لیے اس گستاخ رسول کو اپنے گاؤں سے ہمیشہ کےلیے نکال دیں اور اس کی سزا کا مسئلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں کیونکہ جس گستاخ رسول ﷺ کو کیفر کردار تک پہنچانے سے مسلمان قاصر ہوں تو اللہ تعالیٰ اس سے خود انتقام لے لیتا ہے اور اپنے رسول کی نصرت ویاوری فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی یہی سنت چلی آرہی ہے جیسا کہ فرمایا:

فَاصدَع بِما تُؤمَرُ وَأَعرِض عَنِ المُشرِكينَ ٩٤ إِنّا كَفَينـٰكَ المُستَهزِءينَ ٩٥ ... سورة الحجر

پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جارہا ہے کھول کر سنادیجئے! اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے، آپ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی سزا کےلیے ہم کافی ہیں

حدیث قدسی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

من عادلی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ (الصارم المسلول ص161)

کہ جس شخص نے میرے ولی سے عداوت رکھی اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا۔

اور گستاخان انبیاء کی ہلاکتوں اور بربادیوں کے عبرت آموز واقعات قرآن مجید میں بکثرت موجود اور وارد ہیں، تفصیل کی اب مزید حاجت ہے اور نہ گنجائش۔

فیصلہ:

یہ اصغر نامی مسیحی شخص اگر واقعی گستاخی رسول کا مرتکب ہوا ہے تو اس کی شرعی سزا توبہ کی مہلت دیئے بغیر قتل ہی ہے اور اس پر فقہاء مذاہب اربعہ اور تمام محدثین کا اجماع اور اتفاق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص162

محدث فتویٰ